سیرت حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالی عنھا

؎ برکتوں سے ہے بھری اس کی ہراک صبح ہراک شام　　جتنی تجھ سے ہوسکے عبادت اس میں کر

یہ وہ وقت اور برکت ہے جو انسان اپنے بازو سے حاصل نہیں کرسکتا یہ وہ مبارک سلسلہ ہے جو فاروقی سسٹرز نے شروع کیا ہے اپنے اپنے گھروں کے اندر اللہ والوں کے نام سے منسوب کی جانے والی محافل جو مختلف جھگوں پر شہروں میں انقعاد کی جاتی ہیں اس پر مبارک باد ہے کہ انہوں نے ایسا انقلاب والا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔

احادیث مبارکہ

حضورﷺ نے ارشاد فرمایا

''جہاں کسی نیک اور صالح شخص کا ذکر ہوگا وہاں اللہ کی رحمتیں نازل ہوتی ہیں''۔

یہ وعدہ حضور نے کیا ہے کہ جس جگہ نیک شخص کی باتیں ہوگی کسی اچھے انسان کی گفتگو ہوگی کسی نیک انسان کا ذکر چھڑے گا میرے امتیو ں میرا وعدہ ہے وہاں اللہ کی رحمت ضرور آئے گی تو لحاظ جس گھر کو اللہ کی محبت چاہیے وہ ضرور اپنے گھر میں اللہ والوں کا ذکر چھڑ دے ایسی خاص برکت اور رحمت اترتی ہے جو انسان کو لفظوں میں بیان کرنے میں ممکن نہیں۔

حضرت سیدنا عثمان غنیؓ

یاد رکھیے اس وقت امت مسلمہ کی جو گمراہی ہے اس کو دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے اس وقت جو مسلمانوں کا حال ہو چکا ہے اس کو دور کرنے کا ایک ہی طریقہ ہے کہ ہماری امت کے جو جلیل القدر ہیرو ہیں ہماری امت کے جو ہیرو ہیں ان کا ذکر بار بار کیا جائے اور بتایا جائے کہ امت محمدیہ میں کتنے بڑے بڑے ہیرو شامل ہیں اور کتنے اللہ کے نبی نے ہمیں روشنی دی چراغ دیئے ہیں اگر ان کی طرف دیکھا جائے ان کی روشنی قیامت تک چلتی رہے گی۔

جب ارا ستو نے مشورہ دیا تھا سکندر کو سکندر پوری دنیا کو فتح کرنے کی نیت سے نکلا تھا اس نے کہا تھا پوری دنیا فتح کروں گا لیکن اس کی قوم امیر تھی بانگی تھی چرسی تھی ہیروئن پیتی تھی اور سارا سارا دن سوئے رہتے تھے تو وہ اس سوچ میں پڑھ گیا کہ میں اس قوم کے ساتھ کیسے دنیا کو فتح کروں گا اس نے اپنے استاد ارا ستو سے پوچھا کہ استاد محترم آپ مجھے کوئی نسخہ دیں دنیا فتح کرنی ہے لیکن میری قوم بانگی ہے چرسی ہے بالکل سست قوم ہے تو میں کیا کروں کہ یہ لوگ میرے ساتھ چل کر ہندو فتح کریں تو ارا ستو نے اس کو جواب دیا تھا کہ اے سکندر اس کا ایک ہی حل ہے وہ حل یہ ہے کہ پورے ملک سے جو کہانیاں لکھنے والے لوگ ہیں وہ لا دو وہ حیران ہوا اس نے کہا کہ یہ کیا بات ہوئی میں کہہ رہا ہوں دنیا فتح کرنی ہے اور آپ تو کہانیاں لکھنے والے لوگوں کو بولا رہے ہے اس نے بولا وہ کہانیاں بیٹھ گئے تو ارا ستو کہنے لگا اب ان کو حکم دیں کہ یہ اپنی طرف سے جھوٹے ہیرو بنائیں جھوٹے نام لکھیں جھوٹی کہانیاں لکھیں کہ ہماری قوم میں ایک شخص تھا اس نام کا وہ پہاڑ پر چڑھ کر جو ہے آسمانوں کو چھو لیتا تھا ہماری قوم میں ایک شخص تھا وہ پانی میں ہاتھ ڈال کر مچھلیاں پکڑ لیتا تھا ہماری قوم میں ایک شخص تھا جو دودھ کی نہریں لگا لیتا تھا اس طرح جھوٹی کہانیاں بناؤ اور ان لوگوں کو مجسمے بنا بنا کر مختلف شہروں میں بھیجو اس نے ایسا ہی کیا اس نے جھوٹی کہانیاں بنوائی اور شہروں میں مختلف جھگوں پر نسخے رکھ دیئے اور لوگوں کو کہانیاں سنائی اور لوگ ایک سال کے اندر اتنے motivate ہوئے ایک سال کے اندر اتنا جوش وجذبہ آیا کہ وہ سکندر اسی قوم کے ساتھ جو بانگی اور چرسی قوم تھی اسی قوم کے ساتھ آدھی دنیا فتح کر گیا ارے وہ جھوٹے ہیرو کے ساتھ دنیا فتح کر گیا ہمارے تو الحمد اللہ سچے ہیرو ہیں۔۔۔ سبحان اللہ ہمارے تو سچے ہیرو ہیں۔ کون ہے ابو بکر صدیقؓ جیسا کون ہے عمر فاروقؓ جیسا کون ہے عثمان غنیؓ جیسا ارے کون ہے علی المرتضی شیر خداؓ جیسا ہمارے تو سچے ہیرو ہیں لیکن افسوس میری بیٹی تجھے شارع خان کی خبر دی گئی تجھے انڈیا کے فلم سٹاروں کی خبر دی گئی لیکن تجھے عثمان غنیؓ کا پتہ ہی کسی نے نہیں دیا تجھے کسی نے بتایا ہی نہیں کہ عثمان غنیؓ کون ہیں۔ آؤ میں تمہیں بتاؤں۔

کون عثمان غنیؓ؟؟؟؟

''وہ عثمان غنیؓ جس کی اخذ کے اندر حضور علیہ السلام کی پہ در پہ دو صاحبزادیاں نکاح میں ہیں۔ حضرت عثمان غنیؓ وہ ہیں جن کے اخذ میں آقا علیہ السلام کی دو بیٹیاں ہیں۔ حضور علیہ السلام کی دو بیٹیاں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ یہ دونوں حضرت عثمان غنیؓ کی بیویاں ہیں اور حضور علیہ السلام کی دونوں صاحبزادیاں وصال کر گئیں''۔

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا تھا کہ

''اے عثمان! اگر تیری سو بیٹیاں بھی ہوتی تو وہ فوت ہوتی جاتی تو تو ایسا حیا والا ہے ایسا اعلی انسان ہے کہ میں اپنی سو بیٹیاں ہی تیرے نکاح میں پیش کر دیتا''۔ اللہ

وہ عثمان کہ جس کی حیا سے فرشتے بھی حیا کرتے۔ آقا علیہ السلام تشریف رکھتے تھے تو حضورﷺ مسجد نبوی میں بیٹھے ہیں آپ کی پنڈلی مبارک ننگی ہے آپ کا تہہ بند تھوڑا سا اونچا ہوا تھا آپ کی پنڈلی مبارک نظر آ رہی تھی اسی وقت حضرت عثمان غنیؓ اندر داخل ہوئے حضور علیہ السلام فوراً سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اپنی پنڈلی کو چھوپا لیا کپڑا اوپر کر لیا فوراً سیدھے ہو کر بیٹھ گئے صحابہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ اس سے پہلے آرام سے تشریف رکھے ہوئے تھے جو ہی عثمان غنیؓ آئے آپ نے اپنی پنڈلی کو چھوپا لیا فرمایا یہ وہ شخص ہے جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں ایسا حیا والا ہے۔ اللہ اکبر

کون عثمان غنیؓ؟؟؟؟

بحر رومہ کوشہید کر کے واقف کر دینے والا حضور علیہ السلام جب تشریف لائے تو ایک یہودی کا کنواں تھا اور وہ یہودی پیسے لے پانی بھیجتا تھا پیسے لیتا تھا پانی کے تو حضور تشریف لائے صحابہ پہلے ہی وار و وار تھے سمجھ میں آ گیا اس طرح کا معاملہ ہے اس سے کیسے خریدیں پانی وہ پیسے لے کر پانی دیتا تھا حضور علیہا السلام مسجد نبوی میں تشریف لائے فرمایا کون ہے جو بحرہ رومہ کا کنواں خرید کر مسلمانوں کو بھیجتا ہے حضور علیہ السلام کی یہ دلیل حضرت عثمان غنیؓ تک پہنچ گئیں آپ اٹھے اور اس سے جا کر ملے اور اس سے جا کر کہا کہ میں تم سے یہ کنواں خریدنا چاہتا ہوں اس یہودی نے کہا کہ نہیں بھیجوگا آپ نے فرمایا کہ تم منہ مانگی قیمت لے لیں جو تیری زبان سے نکلے گا دے دوں گا وہ حیران رہ گیا اس نے اپنی قیمت بتائی حضرت عثمان غنیؓ اسی وقت ادا کر دی ۔اور حکم کیا اس نے کہا دیکھو پورے وقت کے لیے نہیں ہوگا آدھے وقت کے لیے ہوگا صبح سے دوپہر تک مسلمان پانی بھر لیں پھر اس کے بعد دوپہر سے شام تک کنواں میرا ہوگا میں پانی بھیجوگا آپ نے فرمایا مجھے منظور ہے صبح سے دوپہر تک مسلمان یہاں سے پانی بھریں گے آپ موہاں سے آئے اور اعلان کر دیا عثمان نے وہ کنواں خرید لیا ہی اب تمام مسلمان صبح سے دوپہر تک بالکل مفت پانی لے سکتے ہیں۔مسلمانوں کو خبر ہوگئی مسلمان اپنے اپنے برتن لے کر پہنچ گئے اور پانی بھر لیا بارہ بجے کے بعد جب وہ آیا اس وقت کوئی گاہک نہیں تھا سارے آئے اور پانی بھر کر چلے گئے ۔

عثمان غنی فرماتے ہیں کہ جو کافر ہیں وہ بھی آ کر پانی بھر کر چلا گیا میں مفت دیتا ہوں اللہ۔تھوڑی ہی دیر گزری اس کو علم ہوگیا کہ میرے پاس اب کوئی گاہک نہیں باقی ساتھیوں نے پیسے دے کر پورے کا پورا کنواں ہی عثمان غنیؓ کے نام کر دیا۔ یہ وہ عثمان ہیں۔

حضرت عمرؓ کے دور میں قحط پڑھ گیا کھانے پینے کی چیزیں نایاب ہوتی رہی چیزیں نہ ملیں کھانے کو اسی اسنا میں ایک قافلہ جو ہے کھانے پینے کی چیزیں لے کر مدینے پہنچا حضرت عمرؓ کو بھی علم ہوگیا کہ قافلہ آیا ہے پتہ چلا کہ قافلہ حضرت عثمان غنیؓ کا ہے حضرت عثمان غنی قافلہ لینے پہنچے ہیں کھانے پینے کی چیزوں کا قافلہ ہے تو حضرت عمرؓ پہنچ گئے اور فرمایا کہ اے عثمان تو یہ چیزیں بھیج نہیں حکومت تو free چیزیں خرید لے گئی ہم تجھ سے یہ اناج خریدے گئے یہ چاول خریدیں گے ہم تم سے سب کچھ خریدیں گے تم نے کسی کو بھیجنا نہیں ۔حضرت عثمانؓ فرمانے لگے اے عمر میں تو یہ پہلے ہی بھیج چکا ہوں حضرت عمرؓ حیران رہ گئے اور فرمایا کس کو بھیجا ہے فرمایا آپ مجھے کتنا نفع دیں گے حضرت عمر فرماتے ہیں میں تمہیں دوگنا نفع دوں گا حضرت عثمان فرمانے لگے مجھے اس سے زیادہ مل رہا ہے فرمایا اچھا تو حضرت عمرؓ کہنے لگے کہ میں تمہیں تین گنا دوں گا فرمایا نہیں مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے حضرت عمرؓ فرماتے ہیں میں چار گنا دوں گا فرمایا نہیں مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے حضرت عمرؓ حیران رہ گئے اے عثمان تجھے کیا ہوگیا ہے تو ں تو بڑا پیار کرنے والا تھا آج تجھے کاروبار کی پڑھ گئی ہے کاروبار کر رہا ہے فرمایا نہیں تو بتا کتنا نفع دے گا میں کاروباری شخص ہوں میں اپنی چیزیں بھیجوگا حضرت عمرؓ فرماتے ہیں اے عثمان تیرے کہنے پر میں تجھے پانچ گنا نفع دوں گا تو یہ چیزیں ساری میرے حوالے کر دے حضرت عثمان غنی فرماتے ہیں نہیں عمر مجھے اس سے بھی زیادہ مل رہا ہے۔آپ نے ایک شخص کو بلایا اور اس کو کہا کہ اعلان کر دو مدینے میں جتنے لوگ ہیں آ یئے اور خود آ آ کر عثمان غنیؓ کا سارا مال آ کر اٹھا کر لے جائیں مفت اٹھا کر لے گئے اور حضرت عمرؓ حیران ہکا بکا رہ گئے کہا عثمان تجھے پانچ گنا نفع مل رہا تھا تو نے مفت بانٹ دیا آپ نے فرمایا

عمر اب مجھے دس گنا زیادہ مل رہا ہے میں کیسے نہ کر سکتا تھا۔ یہ ہیں وہ عثمان

آقا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا

اے عثمان! دولت تجھ پر عاشق ہے توں جہاں جاتا ہے دولت تیرے پیچھے جاتی ہے دنیا میں لوگ دولت کے پیچھے بھاگتے ہیں اے عثمان تیرے پیچھے دولت بھاگتی ہے۔۔۔اللہ حضور علیہ السلام کے یہ وہ شاندار صحابی ہیں کہ میری بیٹیوں بات غور سے سن لو۔

حضور علیہ السلام نے دس صحابہ اکرام کو دنیا میں جنت کی ذمانت دی انہیں زندگی میں یہ کہاں ہے کہ تم جنتی ہو۔آپ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا ابوبکر فل جنت عمر سے کہا عمر فل جنت علی سے کہا علی فل جنت سعد ابی وقاص سے کہا ابو عبیدہ سے کہا اس طرح دس صحابہ اکرام کو حضور نے دنیا میں جنت کی گرینٹی دی ہیا یک بار عثمانؓ سے فرمایا تم جنت میں ہو سم جنت میں ہوا یک بار حضرت عثمان غنیؓ وہ صحابی ہیں جن کو حضور ﷺ نے سو بار فرمایا

عثمان تم جنتی ہو عثمان تم جنتی ہو عثمان تم جنتی ہو ۔۔۔۔۔۔۔۔اللہ اللہ

غزوہ تبوک کے موقعے پر مال نہیں تھا پیسے نہیں تھے حضور علیہ السلام نے ممبر پر آ کر اپیل کی کہ لوگوں کو کہ مال پیش کرو جنگ ہے مال چاہیے۔حضرت ابوبکرؓ گھر کا سارا مال لے کر آئے فرمایا حضور یہ حاضر ہے حضرت عمرؓ گھر کا آدھا سامان لے کر آئے فرمایا حضور یہ حاضر ہے حضرت عثمان غنیؓ کو علم ہوا آپ مسجد نبوی میں تھے فرمایا حضور میری طرف سے جتنے بھی فقہا فوجی ہیں ان سب کا کھانا ان سب کی تلواریں ان سب کا جتنا بھی خرچہ ہوگا وہ سب حضرت عثمان غنیؓ اٹھالیں گے میں ادا کروں گا اور آپ نے وہ تمام چیزیں مسجد نبوی میں لا کر رکھ دی اور ساتھ فرمایا حضور میں آپ کو ایک ہزار دینار بھی دیتا ہوں یہ سب کچھ خرچہ بھی دیتا ہوں اور ساتھ میں ایک لاکھ دینار بھی پیش کرتا ہوں حضور تشریف لائے آپ چمک اٹھے مسجد نبوی شریف چلے گئے اور جا کر ان دیناروں کو اٹھایا اور آسمان کی طرف پھینکا نیچے گرے آپ نے پھر ان کو آسمان کی طرف پھینکیں وہ پھر نیچے گرے حضور نے پھر پکڑ کر آسمان کی طرف پھینکیں اور حضور ﷺ فرمانے لگے اے میرے صحابہ سنو

میں عثمان سے راضی ہوگیا اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوگیا اللہ تو بھی راضی ہو جا حضور علیہ السلام اتنا یہ لفظ بولے کہ آقا علیہ السلام کی سانس پھول گئی لیکن حضور کہتے گئے کہ اے اللہ میں عثمان سے راضی ہوگیا۔ یہ وہ عثمان غنیؓ اللہ حضور علیہ السلام کی بارگاہ میں چوتھے نمبر پر ایک شخص نے اسلام قبول کیا وہ سیدنا حضرت عثمان غنیؓ ہیں چوتھے مسلمان ہیں آپ اللہ پھر آقا علیہ السلام نے جتنی عزت اور محبت انہیں عطا کی ہے جتنا پیار انہیں عطا کیا جتنے مجادین سے وفا کی ہے وہ ان کا ہی خاصا ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کی شخصیت کا پہلو

اس روئے زمین پر حضور علیہ السلام کے چار خلفاء ہیں سب سے پہلے نمبر پر

حضرت ابوبکر صدیقؓ

حضور علیہ السلام کی زندگی میں آپ کے پیچھے سترہ نمازیں ادا کر کے یہ بات ثابت کر دی کہ میرے بعد اگر کوئی خلیفہ ہوگا تو وہ ابوبکر ہوگا لحاظہ لوگوں کو پتہ تھا کہ حضور علیہ السلام کے بعد خلافت حضرت ابر بکرؓ کی ہے کیونکہ حضور علیہ السلام نے زندگی میں ہی حضرت ابوبکر صدیقؓ کو زندگی میں اپنے اتنا ساتھ رکھا اتنا حضرت ابر بکر صدیقؓ کو اپنی خلوت جلوت عطا کی کہ حضرت ابر بکر کو حضورﷺ نے منتخب کر لیا۔

حضرت ابوبکرؓ جب آپ دنیا سے جانے لگے تو آپ نے باقاعدہ حضرت عمرؓ کو منتخب کیا حضرت عمرؓ کو حضرت ابوبکرؓ منتخب کر کے گئے کہ میرے بعد اگر کوئی خلیفہ لائے میرے بعد اگر کوئی خلافت پر آ سکتا ہے تو وہ عمر ہے حضرت عمرؓ جب آپ تشریف لے جانے لگے تو آپ نے چھ لوگوں کی ڈیوٹی لگائی وصال سے پہلے آپ نے چھ لوگوں کی ڈیوٹی لگائی اور فرمایا کہ میرے بعد یہ چھ لوگ ہیں جس کو چاہوا اپنا خلیفہ بنالو وہ چھ لوگ کون تھے حضرت عبداللہ ابن عمر حضرت عبداللہ ابن ابوبکر حضرت سعد بن ابی وقاص حضرت ابوعبیدہ حضرت عثمان غنی اور حضرت علی

حضرت عمرؓ نے کہا کہ اگر میرے بعد کسی کو خلیفہ بنانا ہے تو یہ چھ کے چھ لوگ اس قابل ہیں کہ ان کو خلافت مل جانی چاہیے۔ حضرت عمرؓ کا جب وصال ہو گیا تو یہ ذمے داری چھ لوگوں پر ان پڑھی دو مہینے تک میٹنگ ہوتی رہی کہ کس کو خلیفہ بنایا جائے چار لوگ اپنے حق سے دستبردار ہو گئے باقی بچے حضرت عثمان غنیؓ اور حضرت علیؓ سمجھ نہ آئے کہ ان دونوں میں سے کس کو خلیفہ بنایا جائے تو اللہ نے ایسا خوبصورت حل کیا کہ حضرت علی حضرت سعد ابی وقاص سے حضرت زید بن ثابتؓ کو بولایا اور فرمایا کہ اب ہم آپ کو یہ ذمے داری دیتے ہیں آپ دونوں میں سے جس کو چاہے آپ کو حضور نے چونکہ امیر عمن کا خطاب دیا ہے آپ نے فرمایا کہ یہ اتنی بڑی ذمے داری ہے میں اکیلا نہیں کر سکتا آپ ایک ایک کے گھر میں جا کر لوگوں سے پوچھنے لگے عثمان اور علی میں سے کس کو خلیفہ ہونا چاہیے پھر آپ مکے گئے حج کے دن تھے لوگوں سے پوچھنے لگے یہاں تک کہ دروازے کھٹکھٹا کر عورتوں سے پوچھا کہ علی اور عثمان میں سے کس کو خلیفہ ہونا چاہیے یہاں تک کہ آپ نے بڑے بڑے شہروں میں جا جا کر لوگوں سے پوچھا ہر شخص حضرت عثمان غنیؓ کا نام لے رہا تھا لحاظہ آپ وہ واحد شخصیت ہیں جن کی خلافت کے اوپر پورا عالم اسلام متفق تھا۔ آپ واحد خلیفہ ہیں جو باقاعدہ ووٹ لے کر خلیفہ بنے اور پورا عالم اسلام آپ کی خلافت پر متفق تھا اور لوگ آپ کی خلافت کو مانتے تھے محبت سے تسلیم کرتے تھے۔ اللہ اکبر

حضرت مجدد الف ثانیؒ آپ حضرت عثمان غنیؓ کی شان لکھتے ہیں

میری نظر میں حضرت عثمان غنیؓ کا مقام اتنا بڑا ہے حضور کے سارے صحابہ کسی اور انداز سے خلافت ملی ہے واحد عثمان غنی ہیں جس کے لیے ہر شخص نے آپ کو ووٹ ڈالا تب آپ خلافت کے اوپر آتے ہیں۔ پھر آپ کا ایک اور بہت بڑا اوصف ہے

آقا علیہ السلام جب دنیا سے تشریف لے گئے تو آپ نے اپنی زندگی میں ہی اجازت لی ہوئی تھی کہ جو جو مسلمان اپنے اپنے قبیلے کی زبان میں قرآن پڑھنا چاہے اس کو اجازت ہے حضورﷺ نے اجازت دی ہوئی تھی قرآن سادے لہجے میں پڑھو۔

مثال بعض پڑھتے تھے الحمداللہ ہر بندہ اپنے لہجے کے مطابق قرآن پڑھتا تھا۔

اسلام جب حضرت عثمان غنیؓ کے دور میں آیا تو آپ کا دور اتنا شان دار دور ہے کہ حضور علیہ السلام حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمران تینوں نے مل کر ۲۳ لاکھ مربع میل پہنچایا حضور علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ان تینوں کا مل کر جو اسلام کا علاقہ ہے وہ ۲۳ لاکھ ہے جبکہ اکیلے حضرت عثمان غنیؓ جب آپ حکومت میں آئے تو آپ نے اکیلے میں چھبیس لاکھ مربع میل اسلام میں شامل کر دیا آپ اکیلے کی جو فتوحات ہیں وہ ۲۶ لاکھ ہیں اور حضور علیہ السلام حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ان تینوں کا ملا کر ۲۳ لاکھ ہیں اس قدر دور تک اسلام پھیل گیا پھر لوگ اپنی مرضی سے تلاوت کرتے تھے۔

حضرت اوزفہ بن یمانؓ حضرت عثمان غنیؓ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا حضور ملک شام میں لڑائی ہو گئی فرمایا کیوں لڑائی ہوئی فرمایا وہاں دو ہیرے لڑ پڑے ہیں ایک ہیرا کہتا ہے کہ قرآن کو ایسے پڑھنا ہے دوسرا کہتا ہے ایسے پڑھنا ہے دونوں کی تلواریں نکل آئی ہیں لڑائی شروع ہو گئی ہے وہاں وہ قرآن کی قرأت پر متفق نہیں ہو رہے ایک کہتا ہے الحمداللہ حضرت عثمان غنی اس خطرے پر کانپ گئے اور آپ نے فرمایا ٹھیک ہے آپ نے حضرت زید بن ثابتؓ کو بلایا بڑے بڑے جلیل القدر صحابہ کو طلب کر لیا اور فرمایا کہ جہاں جہاں حضور علیہ السلام نے قرآن لکھوایا ہے وہ سارے نسخے میرے پاس لائیں جائیں اس وقت حضرت عمرؓ کے گھر میں حضرت حفظہؓ جو آپ کی صاحبزادی ہیں ان کے پاس حضور کا اپنا لکھا ہوا قرآن پاک موجود تھا حضور نے ات کو لکھوا کر حضرت عمرؓ کو دیا ہوا تھا اور حضرت عمرؓ نے اپنی صاحبزادی حضرت حفظہ کو دیا ہوا تھا حضرت حفظہ سے وہ قرآن پاک منگوایا گیا جو حضور نے اپنے ہاتھوں سے لکھوایا تھا اس کے بعد آپ نے فرمایا کہ مدینے میں جس جس کے گھر میں جو بھی قرآن پڑھا ہے لے آؤ۔ قرآن لائے گئے مکے سے لائے گئے یہاں تک کہ اعلان ہوا کہ جس کے گھر میں کوئی بھی قرآن کا نسخہ ہے وہ واپس لے کر آیا جائے مدینے میں پہنچا دیا جائے اس طرح لاکھوں قرآن پاک مدینے میں منگوائے گئے اور آپ نے فرمایا کہ اگر مجھے علم ہوا کہ کسی گھر میں قرآن کا نسخہ ابھی بھی موجود ہے تو سخت سزا دی جائے گی جس گھر میں کوئی بھی قرآن کا نسخہ پڑا ہے وہ لایا جائے اس طرح ساری جماعت اسلامیہ سے لاکھوں قرآن پاک مدینے میں پہنچا دیے گئے۔ آپ نے پھر وہ نسخہ اٹھایا جو حضور نے لکھوایا تھا اور اس کے مطابق قرآن کی نقلیں تیار کی جو حضور نے پڑھا تھا الحمداللہ یہ حضور نے پڑھا الحمداللہ آپ نے یہ لکھوایا اور پورے کا پورا قرآن پاک اس کی نقلیں تیار کی اور جو پرانے قرآن آئے تھے ان کو تلف کروا کے باقاعدہ دریا میں بہا دیا اور وہ پورے نسخے بھیجے گئے ہر گھر میں ایک نیا نسخہ پہنچا دیا گیا اور اعلان کیا گیا کہ اب اگر کوئی تلاوت کرے گا تو وہ وہی تلاوت کیا کرے گا جو محمد مصطفیٰ کیا کرتے تھے کوئی اور تلاوت آج کے بعد منع کر دی گئی۔

یہ بہت بڑا احسان ہے حضرت عثمان غنیؓ کا ہم پر کہ ہم ساری زندگی آپ کے نام کی مالہ جپتے رہے تو کم ہے آپ نے پوری امت مسلمہ کو ایک تلاوت قرآن پر جمع کر دیا۔ آج ہم جو قرآج پڑھتے ہیں ہمیں یقین ہے کہ ہم نے جو قرآن پڑھا ہے یہ وہی قرآن ہے جو آقا ﷺ نے پڑھا ہے یہ یقین اس وجہ سے ہے کہ حضرت عثمانؓ نے ان کو ایک جگہ پر اکٹھا کر دیا تھا یہ آپ کا کمال ہے اللہ نے آپ کو جمع القرآن بنایا اللہ نے آپ سے ایسی خدمت لی ہے کہ پوری میلاد اسلامیہ قرآن اب جب پڑھتی ہے تو وہی پڑھتی ہے جو حضور ﷺ کی زبان مبارک سے نکلا کرتا تھا۔ اللہ

اس کے بعد حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ

میری نظر میں حضرت عثمان غنیؓ کا ایک ایسا واصف ہے جو کسی اور صحابی کو عطا نہیں ہوا جب حضور علیہ السلام مدینہ سے جب مکہ کی طرف روانہ ہوئے تھے عمرہ کرنے کے لیے آپ کے ساتھ تقریبا ایک ہزار سے زیادہ صحابہ ہیں اور عمرہ کی نیت سے آپ مکہ کی طرف روانہ ہوئے ہیں کفار کو علم ہو گیا قریش کو علم ہو گیا کہ حضور عمرہ کرنے تشریف لا رہے ہیں تو انہوں نے اپنے بندے بھیج کر اعلان کر دیا کہ ہم آپ کو مکے میں داخل نہیں ہونے دیں گے ہمیں ڈر ہے کہ آپ یہاں جنگ کرنے آئے ہیں تو حضور ﷺ نے پیغام پہنچایا نہیں ہم نے احرام باندھے ہوئے ہیں قربانی کے جانور ہمارے ساتھ ہیں اور ہم تلواریں گھروں میں چھوڑ کر آئے ہیں ہمارے پاس کوئی اصلحہ نہیں ہے ہم بالکل عمرے کی نیت سے آئے ہیں لحاظہ اللہ کے گھر تک جانا یہ ہمارا حق ہے تم ہمیں روک نہیں سکتے لیکن ان ظالموں نے پیغام بھیجوایا کہ آپ اس سال نہیں حج پورا کر سکتے ہم آپ کو نہیں کعبہ میں نہیں آنے دیں گے حضور علیہ السلام نے اس وقت حدیبیہ کے قریب آپ نے ڈیرہ لگایا اور آپ نے حضرت عمر سے مشورہ کیا کہ اب کیا کریں فرمایا کہ میری نظر میں ایک ہی شخص ہے اگر یہ بات کریں تو وہ مان سکتے ہیں فرمایا وہ کون ہیں فرمایا کہ وہ حضرت عثمان غنیؓ ہیں یہ اگر جائیں گے جا کر مشاورت کریں گے تو امید ہے کہ مان جاہیں گے حضور علیہ السلام نے حضرت عثمان غنیؓ کو اپنا سفیر بنا کر مکے بھیجا حضرت عثمان غنیؓ جب مکے پہنچے قریش نے آتے ہوئے دیکھا تو سب نے آگے بھڑ کر آپ کا استقبال کیا کیونکہ مکے میں کوئی ایسا گھر نہیں تھا جس گھر کے اوپر حضرت عثمان غنیؓ کے احسان نہیں تھے ہر گھر کے اوپر آپ کا احسان تھا ہر گھر کی ضرورتیں پوری کرنے والے آپ تھے لحاظہ ہر شخص نے راستے میں آپ کے آنکھیں بچادی محبت سے آپ کو ویلکم کہا گیا حضرت عثمان غنیؓ تشریف لائے بیٹھیے کھانا کھایئے روٹی کھایئے پانی لیجئے فرمایا نہیں میں کسی کام سے آیا ہوں پہلے میرے سے وہ مشورہ کر لو کہا عثمان وہ بات بھی کر لیں گے لیکن اگر تمہارا جی چاہ رہا ہے تو اٹھو جا کر سامنے کعبہ ہے جا کر طواف کرو کعبہ سامنے ہے جا کر طواف کر و عمرہ کر و آب زمزم پیو سب کچھ تمہارے لیے حاضر ہے حضرت عثمان غنیؓ جلات سے کھڑے ہو گئے فرمایا

لوگو! تم مجھے کعبے کا عمرہ کرنے کے لیے کہتے ہو میں اپنے نبی کے نہ ہوتے ہوئے کعبے کو دیکھنا بھی نہیں پسند کرتا میرا نبی میرے ساتھ نہیں ہے میں اس کا طواف کیا کروں میں تو اس کی طرف دیکھنا بھی نہیں پسند کرتا۔ یہ عشق رسول ہے حضرت عثمان کا فرمایا کہ تم کعبے کا طواف کرنے کے لیے کہتے ہو کافی دن جب گزر گئے تو کسی بدبخت نے یہ افواہ اڑا دی کہ عثمانؓ شہید ہو گیا ہے یہ بات حضور تک پہنچ گئی کہ انہوں نے عثمان کو شہید کر دیا ہے آقا علیہ السلام نے صحابہ کو جمع کر لیا ایک درخت کے نیچے قرآن نے بھی اس کا ذکر کیا ہے جیسے بیت راضوان کہتے ہیں حضور ﷺ نے فرمایا

اے میرے صحابہ آؤ مجھ سے بیعت کرو اس بات پر کہ ہم عثمان کے قاتل کا بدلہ لے کر جائیں گے حضرت عثمان کی شہادت کا بدلہ لیا جائے گا فرمایا کہ یہ میرا دایاں ہاتھ ہے یہ میرا نہیں ہے یہ عثمان غنی کا ہاتھ ہے حضور نے اپنا ہاتھ آگے کیا صحابہ نے آگے اپنے ہاتھ رکھے اور یہ وعدہ کیا گیا کہ یہاں سے اس وقت تک نہیں جائیں گے جب عثمان کے قاتل کا بدلہ نہ لے لیں۔ جب یہ بیعت ہو رہی تھی سنو اللہ نے قو آن میں آیت نازل کی کہ یہ جو لوگ دوخت کے نیچے تجھ سے بیعت کر رہے ہیں اللہ نے ان کی بیعت کو بڑا پسند کیا ہے اور اے نبی تیرے ہاتھ پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد فرمایا

اللہ کا بھی ہاتھ نبی کے ہاتھ کے اوپر ہے۔

آپ اندازہ تو کیجیے حضرت عثمان غنیؓ کی شرافت کا آپ اندازہ کو کیجیے حضرت عثمان غنیؓ کی عزت کا آپ اندازہ تو کیجیے حضرت عثمان غنیؓ کے مرتبے اور مقام کا کہ حضور ﷺ اپنے ہاتھ کو حضرت عثمانؓ کا ہاتھ کہہ رہے ہیں اور حضور کے ہاتھ کے اوپر اللہ اپنا ہاتھ رکھ رہا ہے۔۔۔۔۔ اللہ ایسا ہاتھ حضرت عثمان غنیؓ کا ہے۔

بعض بے وقوف یہاں پر ایک بات کرتے ہیں کہ لو جی اگر نبی کو علم غیب ہوتا تو پھر یہ تو نہ کرتے عثمان تو زندہ تھے عثمان تو فوت نہیں ہوئے تھے نہ شہادت ہوئی تھی عثمان تو موجود تھے لو جی تو علم غیب کہاں ہے حضور کو کیا پتہ تھا اگر پتہ ہوتا تو آپ بات کرتے اس طرح کی ان بے وقوفوں سے پوچھا جائے چلو حضور کو علم غیب نہیں تھا لیکن یہ تو اللہ نے کہا تھا

اللہ کا بھی ہاتھ تیرے ہاتھ کے اوپر ہے۔

تو کیا اللہ بھی نہیں جانتا تھا کو عثمان زندہ ہے تو لحاظہ بعض بے وقوف اس آیت سے غلط معانی لیتے ہیں اور غلط معانی لے کر لوگوں کو گمراہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں بئ جب اللہ کہہ رہا ہے

اللہ کا بھی ہاتھ تیرے ہاتھ کے اوپر ہے۔

تو اس میں بڑی حکمت تھی اس میں صحابہ کا ایک ٹیسٹ تھا یہ صحابہ کا ایک امتحان تھا جس میں سارے صحابہ کامیاب ہو گئے۔ اللہ یہ حضرت عثمان غنیؓ کے ہاتھ کی عزت

کسی نے حضرت عثمان غنیؓ سے پوچھا اے عثمان اتنی بڑی عزت تم نے کیسے لے لی۔۔

آپ نے فرمایا لوگو! سنو مجھے اللہ نے اتنی عزت کیوں دی کہ اپنے ہاتھ کو میرا ہاتھ کہا اور حضور نے اپنے ہاتھ کو میرا ہاتھ کہا اس کی وجہ یہ ہے کہ حضرت عثمانؓ کا دایاں ہاتھ جب سے بیعت کی ہے حضور سے میں نے اپنا دایاں ہاتھ کبھی کسی گندی شے کو نہیں لگایا میں نے اپنے دائیں ہاتھ کی ہمیشہ حفاظت کی ہے کیونکہ میں نے اسی ہاتھ سے نبی کی بیعت کی تھی یہ وہ عثمان غنیؓ ہیں۔

یک بار ایسا ہوا میں کیا کیا عرض کروں میں کیا کیا بیان کروں میرے سامنے ایک پوری دنیا کھولی ہے عثمان کی محبت کی۔۔۔سبحان اللہ میرے دل میں حضرت عثمان غنیؓ کی محبت کے سمندر مجزن ہو چکے ہیں میں کیا کیا بیان کروں آپ کی شان میں حضورﷺ تشریف لے جانے لگے حضرت عثمانؓ نے دعوت ک آپ کی کہ حضور میرے گھر آ کر کھانا کھائیں آقا علیہ السلام گھر سے نکلے حضرت عثمان غنیؓ آ گئے لینے کے لیے کہا عثمان کوئی سواری نہیں کہا نہیں حضور آپ پیدل ہی تشریف لے چلیں مجھے خوشی ہو گی کہا کوئی بات نہیں پیدل چلتے ہیں حضور چلتے گئے تو حضرت عثمان غنی گن رہے ہیں ایک دو تین چار پانچ چھ حضور دیکھتے رہے یہاں تک کہ حضرت عثمان غنیؓ کا گھر آ گیا تو حضور نے پوچھ لیا کہ اے عثمان کیا بات ہے جو تم گن رہے تھے میرے قدموں کو گن رہے تھے فرمایا حضور جتنے قدم آپ چل کر آئیں گے اتنے ہی غلام اللہ کے راستے میں آزاد کر دوں گا۔

خدا کی قسم حضور جب مدینے آئے تھے اور آپ نے آ کر مسجد نبوی کی جگہ خریدی تھی اس جگہ کی قیمت یہ تو خوش نصیبی ہے حضرت ابو بکرؓ کی کہ آپ اس وقت موجود تھے اور اسی وقت قیمت ادا کر دی اگر عثمان غنیؓ اس وقت ہوتے تو یہ مسجد نبوی کی جگہ بھی آپ خرید کر حضور کو دیتے لیکن اس وقت آپ مدینے میں موجود ہی نہیں تھے خدا کی قسم! اگر آپ ہوتے تو آپ ہی مسجد نبوی کی جگہ خرید کر عطا کرتے اس قدر آپ نے حضور پر مال لوٹایا اس قدر حضور پر اپنی جان نچھاوڑ کی اس قدر آقا علیہ السلام سے محبت اور پیار کے ساتھ آپ نے جو شان مقدس تھی حضور کی اس کے مطابق خرچ کیا جس کا کوئی اندازہ لگانا کسی حالت میں بھی ممکن نہیں ہے یہاں تک کہ حضور علیہ السلام اپنی زندگی میں جب بھی اٹھ کر رات کو آپ دعا کیا کرتے تو آپ کے لبوں سے عثمان کی لیے دعا ضرور نکلا کرتی۔

اے اللہ عثمان کو عزت دے اے اللہ عثمان کو عزت دے واحد حضرت عثمان غنیؓ سارے صحابہ میں سے آپ کو یہ شان حاصل ہے پہلے آپنے حضور کے حکم پر حبشہ ہجرت کی پھر آپ نے مدینہ ہجرت کی حضور کے ایک لاکھ چالیس ہزار صحابہ میں سے صرف واحد عثمان غنیؓ ہیں جنہوں نے دو ہجرتیں کی ہیں۔کسی صحابی کو دو ہجرتیں کرنے کا اعزاز حاصل نہیں ہے سوائے حضرت عثمان غنیؓ کے۔۔۔اللہ

پھر حضورﷺ کا یہ صحابی جب خلیفہ بنتا ہے اور جب آپ خلافت پر آتے ہیں تو وہ۔۔۔۔۔جب آپ کے خلاف ہو جاتے ہیں وہ۔۔۔جن کو یہ غلط فہمی ہو گئی تھی کہ حضرت عمرؓ کی شہادت کی وجہ حضرت عثمانؓ ہیں وہ غلط فہمی میں پڑھ گئے تھے اور انہوں نے یہ اعلان کر دیا تھا کہ عثمان کو قاتل کریں گے آپ جب مدینہ شریف اپنے گھر میں ہیں حضرت علیؓ تشریف لائے اور فرمایا عثمان کچھ لوگ آپ کے خلاف ہیں اور آپ کو تکلیف دینا چاہتے ہیں آپ کے خلاف منصوبے بنا رہے ہیں آپ ہمیں حکم دیں ہم آپ کی حفاظت کے لیے تیار ہیں یہ حسن اور حسین بھی حاضر ہیں یہی موجود ہیں لحاظہ آپ اپنا پورا بندوبست کریں اور ہمیں حکم دیں اور فرمایا کہ نہیں علی میں حضور کے مدینے میں خون بہانہ پسند نہیں کرتا اللہ کے نبی کا شہر ہے مقدس اور پر امن شہر ہے یہاں خون بہنا میں پسند نہیں کرتا۔حضرت عثمان غنیؓ کو آپ کو آپ کے گھر میں قید کر دیا گیا۔۔۔نے آپ کے گھر کا مہسرا کر لیا سنو جب دس محرم آتا ہے اس وقت میں بڑا حیران ہوتا ہوں اس وقت حضرت امام حسین کا بڑا ذکر ہوتا ہے اور یقیناً آپ کی بڑی شان ہے آپ سید الشوہدہ ہیں ۷۲ جانثار آپ پر قربان کر دیئے دس دن آپ پر پانی بند رہا اپنی جان بھی اللہ کے سپرد کر دی حسین سخی جیسا کوئی ہو نہیں سکتا۔

آؤ میں آپ کو داستان سناؤں عثمان غنیؓ کی

حضرت عثمانؓ کی شہادت کیسے ہوئی؟؟؟

حضرت عثمانؓ کو کیسے شہید کیا گیا سنو تمہارا سینہ پٹ جائے گا

حضرت عثمان غنیؓ وہ ہیں جن کے اوپر دس دن نہیں چالیس دن پانی بند کر دیا گیا حضرت عثمان غنیؓ وہ ہیں آپ اس وقت بے یار و مدگار نہیں تھے جب اس وقت حضرت امام حسین کے ساتھ کوئی نہیں تھا ۷۲ لوگ صرف تھے امام حسین اس وقت اکیلے تھے آپ کے ساتھ کوئی نہیں تھا لحاظہ جنگ کرنا مجبوری تھی عثمان غنیؓ کے ساتھ پانچ لاکھ فوج تھی پانچ لاکھ فوج کے آپ حکمران ہیں اس کے باوجود آپ بلوایوں کا حکم نہیں دیتے۔حضرت علی فرماتے ہیں اے عثمانؓ تو حکم تو دے ان بلوایوں کا ایک گوشت کا ٹکڑا ان کو نہیں ملے گا تو حکم دے ہم ان کا نام و نشان مٹا دیں گے۔

لیکن عثمان فرماتے ہیں نہیں علی میرے نبی کے شہر میں لڑائی نہیں ہونی چاہیے میرے نبی کے شہر پر امن ہے ان کے شہر میں خون نہیں گرنا چاہیے میں کسی مسلمان کا خون گرنا گھوارہ نہیں کرتا۔۔اللہ۔۔

چالیس دن تک پانی بند ہوا پانچ لاکھ فوج کے حکمران ہیں اور پھر یہ نہیں کہ آپ کو حکم نہیں دے سکتے آپ کی بیوی آپ سے کہتی ہے آپ اس سے فرماتے ہیں خدا کی قسم مجھے حضور کی زیارت ہوئی ہے آقاﷺ فرما رہے ہیں۔

اے عثمان آج شام کو روزہ تو نے ہمارے ساتھ حوض کوثر میں افطار کرنا ہے آج کا روزہ تم نے ہمارے ساتھ افطار کرنا ہے تو میں اپنے نبی کے ساتھ افطاری کو کیسے اگنور کر سکتا ہوں میں کس طرح اپنے نبی کی افطاری چھوڑ سکتا ہوں یہاں تک کہ وہ بلوائی دیوار پلانگ کر اندر آ جاتے ہیں آپ کی داڑھی مبارک کو پکڑ کر کھنچا جاتا ہے اور آپ اس وقت قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اس وقت آپ کے جسم سے خون کے ذرے قطرے بہتے ہیں تو اس آیت پر اترتے ہیں قرآن کی آیت نیچے کھولی ہے وہ آیت یہ ہے

بس اللہ ہی میرے لیے کافی ہے

اس آیت پر حضرت عثمان غنیؓ کے چھیٹے پڑھتے ہیں اور یہ ظالم حضرت عثمان غنیؓ کو شہید کر دیتے ہیں اور میں ابھی مدینہ شریف تھا خدا کی قسم حضور کے تینوں خلفاء کی بڑی شان ہے آقاﷺ کے تینوں خلیفہ کا بہت بڑا درجہ و مقام ہے حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ حضور کے ساتھ گنبد خضرا کے نیچے آرام کر رہے ہیں حضرت علیؓ عراق میں جو ہے نجق اشفق میں آپ کا بہترین مزار اقدس ہے خوبصورت مزار بنا ہوا ہے میں ابھی مدینے جب جنت البقع شریف میں حاضری دینے گیا جب میری نظر عثمان غنیؓ کی قبر انور پر پڑھی تو خدا کی قسم سینہ غم سے پٹ گیا ایک چھوٹی سی قبر ہے اس کے اوپر بھی ایک چھوٹا سا پتھر پڑا ہے اور آپ کا نام نامی اسم گرامی بھی مٹا ہے ایسا عثمان جس کو حضورﷺ نے سو بار جنتی ہونے کا سٹیفکیٹ دیا اس کی قبر ایک عام مسلمان سے بھی چھوٹی ہے۔

خدا کی قسم! اس قبر پر جب نظر پڑی دل خون کے آنسو رو پڑا کہ ظالموں ایک چھوٹا سا اس پر گنبد ہی بنا دو یہ حضور کا وہ داماد ہے جس کے پاس حضور کی دو صاحبزادیاں نکاح میں دی لیکن ظالموں نے نشان ختم کر دیئے جنت المعلہ کو بالکل سیدھا کر دیا قبریں مٹا کر رکھ دی جنت البقیع میں چلے جاؤ وہاں قبروں کے چھوٹے چھوٹے نشان رکھ دیئے حضرت عثمان غنیؓ کی قبر دیکھ کر جس طرح کے آنسو بہے تھے میں آج تک ان کو بھول نہیں سکا ایسا اسلام کا فرمارو ایسا اسلام کو طاقت دینے والا ایک ایسی قبر کے اندر ہے کہ اس کا نام ونشان بھی موجود نہیں ہے یہ آپ کا صبر تھا۔

حضرت مجدد الف ثانیؒ فرماتے ہیں کہ

خدا کی قسم! جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ نے خلیل بنایا تھا ان کو اپنا راز دار بنایا ہوا تھا انہیں خلعت کا لباس عطا کیا ہوا تھا اسی طرح حضورﷺ کے صحابہ میں سے حضرت عثمان غنیؓ وہ شخص ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنا خلیل بنایا ہوا ہے اپنا راز دار بنایا ہوا ہے اور جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام جب آگ کے اندر پھینکے گئے تھے تو اس وقت جبرائیل تشریف لائے تھے کہا ابراہیم مجھے حکم دیجیے میں آپ کو اپنے پروں پر اٹھاتا ہوں کہا نہیں جبرائیل مجھے تیری حاجت نہیں ہے پھر جب آپ آگ کے قریب پہنچ گئے تھے تو آگ کا فرشتہ آ گیا تھا تو اس نے کہا تھا حضور مجھے حکم دیجیے میں آگ کو ابھی بجھا دیتا ہوں فرمایا مجھے تیری حاجت نہیں ہے مجھے کسی کی حاجت نہیں ہے جو اللہ مجھے اس آگ میں پھینکوا رہا ہے وہ خوب جانتا ہے ابراہیم کو کیا چاہیے اسے پتہ ہے کہ ابراہیم کو کیا چاہیے

خدا کی قسم یہی معاملہ حضرت عثمان غنیؓ کا تھا آپ پانچ لاکھ فوج کے حکمران ہیں چالیس دن تک پانی بند ہو چکا ہے کوئی شخص اندر نہیں آیا آپ چاہتے تو ان کی تکہ بوٹی کروا سکتے تھے لیکن اپنے رب کے حکم پر خاموش رہتے اور اپنی جان اللہ کے سپرد خاموشی سے ہی پیش فرما دیتے یہ آپ کی شان کریمہ یہ آپ کا اعلیٰ واصف جو صرف سیدنا حضرت عثمان غنیؓ کا ہے اللہ۔

اللہ ساری رحمتیں آپ کی قبر انور پر نازل فرمائے۔ آمین

یہ سب بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ ہمیں بھی آپ جیسی عادتیں عطا فرمائے آپ جیسے واصف عطا فرمائے ہمیں اللہ دولت عثمان عطا فرمائے جو اللہ کے دین پر خرچ ہوتی رہے اللہ ہمیں حضرت عثمان غنیؓ جیسا دل اور صبر عطا فرمائے آمین۔